الفضل کا غیر معمولی پرچہ

حضرت مسیح موعودؑ کی دعا اولاد کے حق میں

یہ تینوں جو پسر ہیں تجھ سے ہی یہ ثمر ہیں ۔ یہ میرے بار و بر ہیں تیرے غلام در ہیں
کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت ۔ کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو ۔ جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا ۔ دے اسکو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوویں مرادوں والے پُر نور ہو سویرا ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اسکے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر ۔ تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ انکو گندے ۔ کر ان سے دور یارب دنیا کے سارے پھندے
کسے میر دیکھے پیارے۔ اے مہرباں ہمارے ۔ کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
اے میری جاں کی جانی اے شاہ دو جہانی ۔ کر ایسی مہربانی انکا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر ۔ یہ ہادی جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں ۔ حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں ۔ یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

(آمین)

ابتدائی کلمات

خلافت کے سلسلے کے ساتھ ابتداءً خوف کا ہونا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ بعد میں اس خوف کو امن کے ساتھ بدل دیا کرتا ہے اور خلافت راشدہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس پر اعتراض اور نکتہ چینیاں ہوں۔ یہی اعتراض اور نکتہ چینیاں آخر میں اس خلافت کے حق ہونے کی دلیل ٹھہر جاتی ہے۔ قرآن مجید میں آدمؑ کی خلافت پر ملائکہ تک نے اعتراض کر دیا۔ لیکن سعادت اور نیکی انکی فطرت میں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ٹھوکر سے بچا لیا۔ مگر ابلیس کبر کے ساتھ انکار کرنیوالا آخر جناب الٰہی سے رد کیا گیا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جو آج مجھے تمہیں نئی سنانی پڑتی ہیں۔ بارہا تم نے سنی اور پڑھی ہیں۔ اس لئے میں تمہیں یہ کہتا ہوں۔ کہ اگر تمہیں اعتراض نظر آتا ہے۔ تو ملکی فطرت کو اختیار کرو۔ اس میں تمہارا بھلا ہوگا۔ یہ غیر معمولی پرچہ جو جاری کیا جاتا ہے۔ اس کی غرض و غایت صرف اسقدر ہے کہ وہ غلط فہمیاں جو پھیلائی جاتی ہیں ان کو دور کر دیا جائے۔ اور جماعت کو ابتلا سے بچایا جاوے۔ فی الحال اس کے مستقل اجراء کا خیال نہیں۔

مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہمارے بعض دوستوں نے جلد بازی سے کام لیا۔ اور پبلک کے خیالات اور جذبات کو غلط بیانیوں سے بھڑکانا شروع کر دیا گیا۔ ایسی حالت میں میں اس ناگوار فرض کو ادا کرنے پر مجبور ہوں۔ کہ لوگوں کو ٹھوکر سے بچاؤں۔ اور حقیقت سے آگاہ کروں۔

ہمارے دوست اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے واقعات پر غور کریں۔ اور روایتوں پر توجہ کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ وہ خود قادیان میں آئیں۔ اور حقیقت سے واقف ہوں۔ اس غیر معمولی روزانہ کے ذریعہ یہی نہیں کہ غلط بیانیوں کو دور کیا جاوے۔ بلکہ ان معارف اور حقائق کو بھی پیش کرنے کی کوشش کی جاویگی۔ جو حضرت امیر المومنین ارشاد فرماتے رہیں گے۔

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان اغراض میں اخلاص اور خوف الٰہی میرے دل میں پیدا کرے۔ اور پڑھنے والے اسے خالی الذہن ہو کر پڑھیں۔ میں اس امر کا بھی اظہار کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ حضرت امیر المومنین جو الفضل کے ایڈیٹر بھی ہیں۔ اس غیر معمولی پرچے میں جب کوئی مضمون لکھیں گے۔ آپکے نام سے شائع ہوگا۔ ورنہ تمام مضامین کیلئے اسسٹنٹ ایڈیٹر ذمہ وار اور جوابدہ ہے۔

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا

کلماتِ طیّبات

حضرت امیر المومنین میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فضل عمرؓ کی تقریر جو آپ نے مُبایعین کے سامنے کی۔

(مورخہ ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۴ء)

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ۔

سُنو!

دوستو! میرا یقین اور کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ میرے پیارو۔ پھر میرا یقین ہے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رُسول اور **خاتم الانبیاء** ہیں۔ میرا یقین ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آسکتا۔ جو آپ کی دی ہوئی شریعت میں سے ایک شوشہ بھی منسوخ کر سکے۔

میرے پیارو! میرا وہ محبوب آقا سیّد الانبیاء ایسی عظیم الشان شان رکھتا ہے کہ ایک شخص اس کی غلامی میں داخل ہو کر کامل اتباع اور وفاداری کے بعد نبیوں کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے یہ سچ ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ایسی شان اور عزّت ہے کہ آپؐ کی سچّی غلامی میں نبی پیدا ہو سکتا ہے یہ میرا ایمان ہے اور پورے یقین سے کہتا ہوں۔

پھر میرا یقین ہے۔ کہ **قرآن مجید** وہ پیاری کتاب ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے۔ اور وُہ خاتم الکتب اور خاتم شریعت ہے۔ پھر میرا یقین کامل ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہی نبی تھے۔ جس کی خبر مسلم میں ہے۔ اور وہی امام تھے۔ جس کی خبر بخاری میں ہے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ شریعت اسلامی میں کوئی حصہ اب منسوخ نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعمال کی اقتدا کرو۔ وُہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دُعاؤں اور کامل تربیّت کا نمونہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرا اجماع جو ہوُا۔ وہ وہی خلافتِ حقہ راشدہ کا سلسلہ ہے۔ خوب غور سے دیکھ لو۔ اور تاریخ اسلام میں پڑھ لو۔ کہ جو ترقی اسلام کی خلفائے راشدین کے زمانہ میں ہوئی۔ جب وہ خلافت محض حکومت کے رنگ میں تبدیل ہو گئی۔ تو گھٹتی گئی۔ یہانتک کہ اب جو اسلام اور اہل اسلام کی حالت ہے۔ تم دیکھتے ہو۔ تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسی منہاج نبوّۃ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدوں کے موافق بھیجا اور انکی وفات کے بعد پھر وُہی سلسلہ خلافت راشدہ کا چلا ہے حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب (ان کا درجہ اعلیٰ علیّین میں ہو۔ اللہ تعالیٰ کروڑوں کروڑ رحمتیں اور برکتیں اُنپر نازل کرے۔ جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ان کو دل میں بھری ہوئی اور ان کے رگ و ریشہ میں جاری تھی جنت میں بھی اللہ تعالیٰ انھیں پاک وجودوں اور پیاروں کے قرب میں آپ کو اکٹھا کرے) اس سلسلہ کے پہلے خلیفہ تھے۔ اور ہم سب نے اسی عقیدہ کے ساتھ ان کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ پس جب تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا اسلام مادی اور رُوحانی طور پر ترقی کرتا رہے گا اس وقت جو تم نے پکار پکار کر کہا ہے کہ میں اس بوجھ کو اُٹھاؤں اور تم نے بیعت کے ذریعہ اظہار کیا ہے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ میں تمہارے آگے اپنے عقیدہ کا اظہار کروں۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے دل میں ایک خوف ہے۔ اور اپنے وجود کو بہت ہی کمزور پاتا ہوں۔ حدیث میں آیا ہے کہ تم اپنے غلام کو وہ کام مت بتاؤ۔ جو وہ کر نہیں سکتا۔ تم نے مجھے اس وقت غلام بنانا چاہا ہے تو وہ کام مجھ کو نہ بتانا جو میں نہ کر سکوں۔ میں جانتا ہوں کہ میں کمزور اور گنہگار ہوں۔ میں کس طرح دعوےٰ کر سکتا ہوں کہ دُنیا کی ہدایت کر سکوں گا۔ اور حق اور راستی کو پھیلا سکوں گا۔ ہم تھوڑے ہیں اور اسلام کے دشمنوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم اور غریب نوازی پر ہماری اُمیدیں بے انتہا ہیں۔ تم نے یہ بوجھ مجھ پر رکھا ہے تو سُنو۔ اس ذمہ واری سے عہدہ برا ہونے کے لئے میری مدد کرو اور وُہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے فضل اور توفیق چاہو۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور فرمانبرداری میں میری اطاعت کرو۔

میں انسان ہوں اور کمزور انسان مجھ سے کمزوریاں ہونگی تو تم چشم پوشی کرنا۔ تم سے غلطیاں ہونگی۔ میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر عہد کرتا ہوں کہ میں چشم پوشی اور درگذر کروں گا۔ اور میرا اور تمہارا متحد کام اس سلسلہ کی ترقی اور اس سلسلہ کی غرض و غایت کو عملی رنگ میں پیدا کرنا ہے۔ پس اب جو تم نے میرے ساتھ ایک تعلق پیدا کیا ہے اس کو وفاداری سے پُورا کرو۔ تم مجھ سے اور میں تم سے چشم پوشی خدا کے فضل سے کرتا رہونگا۔ تمہیں امر بالمعروف میں میری اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہوگی۔ اگر نعوذ باللہ کہوں کہ خدا ایک نہیں تو اسی خدا کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے قبضۂ قدرت میں ہم سب کی جان ہے جو وحدہٗ لاشریک اور لیس کمثلہ شیء ہے کہ میری ایسی بات ہرگز نہ ماننا۔

اگر میں تمہیں نعوذ باللہ نبوت کا کوئی نقص بتاؤں تو مت مانیو۔ اگر قرآن کریم کا کوئی نقص بتاؤں تو پھر خدا کی قسم دیتا ہوں۔ مت مانیو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو خدا تعالیٰ سے وحی پاکر تعلیم دی ہے اس کے خلاف کہوں تو ہرگز ہرگز نہ ماننا۔ ہاں میں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں کہ امر معروف میں میری خلاف ورزی نہ کرنا۔ اگر اطاعت اور فرمانبرداری سے کام لوگے اور اس عہد کو مضبوط کرو گے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا فضل ہماری دستگیری کریگا۔ اور

ہماری متحد دعائیں کامیاب ہونگی۔

اور میں اپنے مولیٰ کریم پر بہت بڑا بھروسہ رکھتا ہوں مجھے یقین کامل ہے کہ میری نُصرت ہوگی۔ پرسوں جمعہ کے روز میں نے ایک خواب سُنایا تھا کہ میں بیمار ہو گیا اور مجھے ران میں درد محسوس ہوُا۔ اور میں نے سمجھا کہ شاید طاعون ہونے لگا تب میں نے اپنا دروازہ بند کر لیا اور فکر کرنے لگا کہ یہ کیا ہونے لگا ہے۔ میں نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدہ کیا تھا۔ انّی احافظ کلّ من فی الدّار۔ یہ خاص وعدہ آپ کی زندگی میں پورا ہوُا۔ شاید خدا کے مسیح کے بعد یہ وعدہ نہ رہا ہو کیونکہ وہ پاک وجود ہمارے درمیان نہیں۔ اسی فکر میں مَیں کیا دیکھتا ہوں یہ خواب نہ تھا بیداری تھی۔ میری آنکھیں کھلی تھیں۔ میں در و دیوار کو دیکھتا تھا کمرے کی چیزیں نظر آرہی تھیں۔ میں نے اسی حالت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ ایک سفید اور نہایت چمکتا ہوُا نور ہے۔ نیچے سے آتا ہے اور اُوپر چلا جاتا ہے نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ اُس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا جسمیں ایک سفید چینی کے پیالہ میں دُودھ تھا۔ جو مجھے پلایا گیا۔ جس کے بعد معاً مجھے آرام ہو گیا۔ اور کوئی تکلیف نہ رہی۔ اسقدر حصہ میں نے سُنایا تھا۔ اس کا دوسرا حصہ اسوقت مَیں نے نہیں سُنایا اب سُناتا ہوں وُہ پیالہ جب مجھے پلایا گیا۔ تو معاً میری

زبان سے نکلا۔

میری اُمت کبھی گمراہ نہ ہو گی

میری اُمت کوئی نہیں تم میرے بھائی ہو مگر اس نسبت سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود کو ہے یہ فقرہ تھے۔ جس کام کو مسیح موعود نے جاری کیا اپنے موقعہ پر وہ امانت میرے سپرد ہوئی ہے۔ پس دعائیں کرو اور تعلقات بڑھاؤ اور قادیان آنے کی کوشش کرو اور بار بار آؤ۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا اور بار بار سنا۔ کہ جو یہاں بار بار نہیں آتا۔ اندیشہ ہے کہ اس کے ایمان میں نقص ہو۔ اسلام کا پھیلانا ہمارا پہلا کام ہے ملکر کوشش کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کی بارش ہو۔ میں پھر تمہیں کہتا ہوں پھر کہتا ہوں اور پھر کہتا ہوں۔ اب جو تم نے بیعت کی ہے۔ اور میرے ساتھ ایک تعلق حضرت مسیح موعود ؑ کے بعد قایم کیا ہے اس تعلق میں وفاداری کا نمونہ دکھاؤ۔ اور مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھو۔ مَیں ضرور تمہیں یاد رکھوں گا۔ ہاں یاد رکھتا بھی رہا ہوں۔ کوئی دُعا مَیں نے آج تک ایسی نہیں کی۔ جس میں مَیں نے سلسلہ کے افراد کے لئے نہ کی ہو مگر اب آگے سے بھی بہت زیادہ یاد رکھوں گا۔ مجھے کبھی پہلے بھی دُعا کے لئے کوئی ایسا جوش نہیں آیا۔ جس میں احمدی قوم کے لئے دُعا نہ کی ہو۔ پھر سنو! کہ کوئی کام ایسا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے عہد شکن کیا کرتے ہیں۔ ہماری دُعائیں یہی ہوں کہ ہم مسلمان جئیں اور مسلمان مریں۔ آمین ؀

الفاظ بیعت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ جس طرح پر ہاتھ میں ہاتھ لے کر فرماتے جاتے تھے۔ اور طالب تکرار کرتا تھا۔ اسی طرح پر آپ بیعت لیتے ہیں۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ (۳ بار) آج میں احمدی سلسلہ میں محمود کے ہاتھ پر اپنے ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں مَیں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آیندہ بھی گناہوں سے بچنے کی کوشش کرونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ شرک نہیں کرونگا۔ اسلام کے تمام احکام بجا لانے کی کوشش کرونگا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرونگا۔ اور مسیح موعود کے تمام دعاوی پر ایمان رکھونگا۔ جو تم نیک کام بتاؤ گے ان میں تمہاری فرمانبرداری کرونگا۔ قرآن شریف اور حدیث کے پڑھنے اور سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ حضرت صاحب کی کتابوں کو پڑھنے یا سننے اور یاد رکھنے اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا

استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور بہت ظلم کیا۔ اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(آمین)

نکات اور نوٹ واقعات اور رائیں

خلیفۃ المسیح کی بیعت واجب ہے

نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض لوگ جماعت کو اس غلط فہمی میں ڈالنے کی بے جا کوشش کرتے ہیں کہ جب ہم نے ایکمرتبہ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے تو کسی اور کی بیعت کی ضرورت نہیں یہ مغالطہ ہے جو الفاظ کے خوشنما غلاف میں پھیلایا جاتا ہے۔ اگرچہ سعادتمند رُوحین اس قسم کے وسواس اور خطرات سے متاثر نہیں ہوتی ہیں مگر پھر بھی ممکن ہے کہ کسی کو ٹھوکر لگے۔ اس لئے مَیں اس بات کو صاف کر دینا چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح سے یہ سوال ہوا ہے۔ اور بدر مورخہ ۳۔ مارچ ۱۹۱۰ء میں بر صفحہ ۹ اس کا جواب شایع ہوا ہے:۔

"ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا ہے کہ کیا آپ کی بیعت لازم اور فرض ہے۔ فرمایا کہ جو حکم اصل بیعت کا ہے وہی فرع کا حکم ہے کیونکہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دفن کرنے سے پہلے اس بات کو مقدم سمجھا اور کیا کہ خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کریں۔"

۹ جولائی ۱۹۰۸ء کے بدر کے پہلے صفحہ پر کچھ نوٹ ایڈیٹر نے لکھے ہیں مگر ان کے متعلق لکھا ہے (ماخوذ از کلام خلیفۃ الامام) انہیں ایک نوٹ اسی مضمون پر مزید روشنی ڈالتا ہے۔ اور وہ یہ ہے:۔ "کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ جب ہم حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح موعود اور مہدی مسعود مانتے ہیں تو اب علامہ نور الدین کی بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس میں وحدت نہ ہو۔ اور وحدت بغیر اس کے ناممکن ہے۔ جبتک ایک بزرگ کے تحت میں ہو کر کام نہ کئے جاویں۔ جو بھیڑ ریوڑ سے یہ سمجھ کر جدا ہوتی ہے کہ ساتھ ساتھ مقید کیوں پھروں وہ ایک دن بھیڑیئے کے قابو میں آجاتی ہے۔ جو شاخ اپنے تئیں ہری سمجھ کر جڑھ سے تعلق رکھنا ضروری نہ سمجھے وہ آخر سوکھے گی۔ ہر شخص اپنی ذات کے لئے خود ذمہ وار ہے۔ پس کسی انجمن کے سکرٹری یا کسی جگہ کی جماعت کے امام کا بیعت کر لینا کافی نہیں ہو سکتا ہر ایک کو بیعت کے لئے خط لکھنا چاہیئے۔ تا وہ اس فیض سے حصہ لے۔ جو ید اللہ علی الجماعۃ میں مذکور ہے" ؀

یہ اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین مغفور کے کلام کا ہے۔ اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ بیعت خلافت کی کس قدر ضرورت ہے ؀

خلیفۃ المسیح کی پوزیشن

حضرت خلیفۃ المسیح کی پوزیشن کے متعلق سیدنا نور الدین مغفور کی زندگی میں بھی سوال پیدا ہوا کرتا تھا۔ جو ٹریکٹ حال میں خلافت کی عدم ضرورت پر حضرت خلیفۃ المسیح کے یوم وفات کو شایع کیا گیا ہے۔ اس میں بھی اس کا رد و تاردیا ہے۔ ۳۰۔ دسمبر ۱۹۰۹ء کے بدر میں حضرت خلیفۃ المسیح کو انجمن کا ایک پریزیڈنٹ ظاہر کیا تھا۔ اور اسی تحریر کی بناء پر جو انجمن کے ممبر بعض اوقات پیش کر دیتے ہیں۔ ان کی حیثیت پر نکتہ چینی کی جس پر حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کے راقم کو حقیقت سے آگاہ کیا۔ اور اس نے ۲۰ جنوری ۱۹۱۰ء کے بدر میں اسکی تردید شایع کی۔ اور خلیفہ کی پوزیشن کے متعلق لکھا کہ

آپ تمام قوم کے مسلّم امیر ہیں۔ اور صدر انجمن ہو یا کوئی اور انجمن یا گروہ احمدیہ ان کی کثرت رائے کے فیصلہ پر آپ ایسے ہی حاکم و مختار ہیں اور ہمارے مطاع جیسے کہ مسیح موعود علیہ السلام تھے۔ اس لئے میں نے لکھا تھا کہ صدر انجمن کے خلاف اگر کوئی امر ہو تو اسے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کر دیا جاوے۔ ان کا فیصلہ آخری سمجھا جاوے۔ نظام وحدت کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ ہماری رائیں اور ہمارے ارادے اور ہماری تجاویز اور ہمارے فیصلے ایک امیر اور امام کے ماتحت ہوں۔ یہی

میرا اور ہر احمدی کا ایمان ہے

کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم"

ایک دھوکہ دینے والے خیال کی تردید ہمارے مقتول امام کی زبان سے بطور پیشگوئی

بعض لوگ حضرت صاحب کی کتب میں آپکی ذریت میں سے ایک شخص کے کھڑے ہونے کی پیشگوئی پڑھتے ہیں۔ تو انہیں وساوس گھیر لیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ حضرت کی اولاد میں ابھی تک چونکہ کسی کی عمر چالیس کی نہیں۔ اس لئے ان میں سے وہ رجل نہیں آسکتا۔ ایسے اعتراضات کی بنا تقوٰی پر نہیں ہوتی۔ حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا نورالدین مغفور نے ۱۴؍جنوری ۱۹۱۰ء کو تصوف پر ایک خطبہ پڑھا تھا۔ اور وہ خطبہ بدر ۲۷؍جنوری ۱۹۱۰ء میں شائع ہوا۔ اس کے آخر میں آپنے جو کچھ فرمایا۔ وہ جماعت کے لئے قابل غور ہے ✤

"ایک نکتہ قابل یاد سنائے دیتا ہوں۔ کہ جس کے اظہار سے میں باوجود کوشش رک نہیں سکا۔ وہ یہ کہ میں نے حضرت خواجہ سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا۔ ان کو قرآن شریف سے بڑا تعلق تھا۔ ان کے ساتھ مجھے بہت محبت ہے۔ ۷۸ برس تک انہوں نے خلافت کی۔ ۲۲ برس کی عمر میں وہ خلیفہ ہوگئے تھے ✤ یہ بات یاد رکھو۔ کہ میں نے کسی خاص مصلحت اور خاص بھلائی کیلئے کہی ہے"

خلافت اور دستوریت

یہ ایک خطرناک خیال بعض لوگوں کے دل میں پیدا ہوا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو لکھا ہے۔ کہ میرے بعد ملکر کام کرو۔ اور یہ دستوریت کی تعلیم ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح مغفور کے زمانہ میں بھی ایسی باتیں اس گروہ نے اٹھائی تھیں۔ جو ابطال خلافت کو چنداں ضروری نہیں سمجھتا۔ حضرت مغفور نے جو جواب ایسے لوگوں کو دیا۔ وہ آج بھی اس قابل ہے کہ احباب اس پر غور کریں۔

"تم کہتے ہو۔ میں حضرت ابوبکرؓ کی طرح آسانی سے خلیفہ بن گیا ہوں۔ تم اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے۔ اور نہ اس دکھ کا اندازہ کرسکتے ہو۔ اور نہ اس بوجھ کو سمجھ سکتے ہو۔ جو مجھ پر رکھا گیا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ کہ میں اس بوجھ کو برداشت کرسکا۔ تم میں سے کوئی نہیں جو اس کو برداشت تو ایک طرف محسوس بھی کرسکے کیا وہ شخص جس کے ساتھ لاکھوں انسانوں کا تعلق ہو آرام کی نیند سوسکتا ہے؟ اتنے بڑے کنبے کے آدمی کی جو حالت ہوسکتی ہے اسکا قیاس تو کرو۔ پھر میری حالت کو دیکھو۔ اور سمجھ لو۔ کہ مجھے تمہاری بھلائی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے۔ حضرت صاحب توبہ کی بیعت لیتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ عرض کیا۔ کہ بیعت ارشاد کیوں نہیں لیتے۔ فرمایا

میں شکر کرتا ہوں۔ کہ توبہ ہی کر بیٹھیں۔

پس تم میری اس نصیحت کو یاد رکھو۔ میں تمہارے بھلے کے لئے کہتا ہوں۔ کہ کوئی ایسی بات نکرو۔ جس سے ذرا بھی تفرقہ کا احتمال ہوسکے۔ میری توجہ اور عقد ہمت کو اسی میں لگا رہنے دو۔ دوسری طرف متوجہ نہ ہونے دو اس میں تمہارا بھلا ہوگا ✤

میں اس مسجد میں قرآن ہاتھ میں لیکر اور خدا تعالیٰ کی قسم کھاکر کہتا ہوں۔ کہ مجھے پیر بننے کی خواہش ہرگز نہیں اور نہ تھی۔ اور قطعاً خواہش نہ تھی۔ خدا تعالیٰ کے منشاء کو کون جان سکتا ہے۔ اس نے جو چاہا کیا تم سب کو پکڑ کر میرے ہاتھ پر جمع کردیا۔ اور اس نے نہ تم میں سے کسی نے مجھے خلافت کا کرتہ پہنا دیا۔ میں اس کی عزت اور ادب کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ باوجود اس کے میں تمہارے مال اور تمہاری کسی بات کا بھی روادار نہیں۔ اور میرے دل میں اتنی بھی خواہش نہیں کہ کوئی مجھے سلام کرتا ہے یا نہیں ✤

تم اب اس حبل اللہ کو مضبوط پکڑ لو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسن ہے۔ جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کردیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔ تم خوب یاد رکھو کہ

معزول کرنا اب تمہارے اختیار میں نہیں

تم مجھ میں عیب دیکھو۔ آگاہ کرو۔ مگر ادب کو ہاتھ سے ندو۔ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا اپنا کام ہے اللہ تعالیٰ نے چار خلیفہ بنائے ہیں۔ آدمؑ کو داؤدؑ کو اور ایک وہ خلیفہ ہوتا ہے۔ جو لیستخلفنھم فی الارض میں موجود ہے۔ اور تم سب کو بھی خلیفہ بنایا پس مجھے اگر خلیفہ بنایا ہے۔ تو خدا نے بنایا ہے۔ اور اپنے مصالح سے بنایا ہے۔ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کرسکتی۔ اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا۔ تو وہ مجھے موت دیدیگا۔ (اللھم ایدالاسلام والمسلمین ببقائہٖ طول حیاتہٖ) تم اس معاملہ کو خدا کے حوالہ کرو۔ تم معزولی کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکرگذار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو کہتا ہے کہ ہم نے خلیفہ بنایا۔ مجھے یہ لفظ بھی دکھ دیتا ہے۔ کہ جو کسی نے کہا کہ پارلیمنٹوں کا زمانہ ہے۔ دستوری حکومت ہے۔ ایران اور پرتگال میں بھی دستوری ہوگئی ہے۔ ٹرکی میں پارلیمنٹ ملگیا۔ میں کہتا ہوں وہ کوئی توبہ کرلے جو

اس سلسلہ کو پارلیمنٹ نے کیا سکھ دیا۔ اور دوسروں کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔ ترکوں کو پارلیمنٹ کے بعد کیا نیند آتی ہے؟ ایرانیوں نے کیا فائدہ اٹھایا۔ محمد علی شاہ کے سامنے کتنوں کو غارت کرایا۔ اور اب پچھلوں کو الٹی میٹم آتے ہیں۔ ادھر انجمن ترقی و اتحاد جو دکھ اٹھا رہی ہے۔ اس کا اندازہ ان خبروں سے کرلو۔ جو طرابلس سے آرہی ہیں۔ تم دستوری کو کیا سمجھتے ہو۔ خدا ہی کے فضل سے اور اسی کی رسن کو مضبوط پکڑے رہنے سے کچھ بنتا ہے۔ اس لئے میں پھر کہتا ہوں۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ پھر تمہیں پھر یاد دلاتا ہوں۔ کہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ اللہ ہی خلیفے بنایا کرتا ہے۔ یاد رکھو آدم کو خلیفہ بنایا تو کہا انی جاعل فی الارض خلیفہ فرشتوں نے اس پر اعتراض کرکے کیا خمیازہ اٹھایا۔ تم قرآن میں پڑھو۔ جب فرشتوں کی یہ حالت ہے۔ اور انہیں بھی سبحانک لاعلم لنا۔ کہنا پڑا۔ تو تم مجھ پر اعتراض کرتے ہو۔ اپنا منہ دیکھ لو۔ مجھے وہ لفظ خوب یاد ہیں کہ ایران میں پارلیمنٹ ہوگئی۔ اور دستوری کا زمانہ ہے۔ انہوں نے اس قسم کے الفاظ بول کر جھوٹ بولا۔ بے ادبی کی۔ خدا تعالیٰ کی غیرت نے انہیں دستوری کے نتیجے ایران ہی میں دکھادئے۔ میں پھر کہتا ہوں۔ وہ اب بھی توبہ کرلیں۔ میں [illegible] کو کہتا ہوں۔ ما اسئلکم علیہ من اجر۔ ان اجری الا علی اللہ۔ میرا مولیٰ مجھے سب کچھ دیتا ہے۔ اگر وہ نہ چاہتا۔ تو جب میں گھوڑے سے گرا تھا۔ تو اس صدمے سے مرجاتا۔ مگر اسی نے میری محافظت کی۔ اور جہاں پچھلے سال مجھے بولنے کی طاقت نہ تھی۔ آج خدا کے فضل سے میں اس سے بھی بلند آواز سے بول سکتا ہوں۔ والحمدللہ علیٰ ذالک پس ایسے خیالات کو چھوڑ دو ✤

ایک پرانی بات

حضرت فاضل امروہی نے ۵؍جنوری ۱۹۱۱ء کو ایک خطبہ پڑھا تھا۔ اس کا حوالہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں ۱۲؍جنوری ۱۹۱۱ء کے بدر میں اسطرح پر شائع ہوا ہے۔

"مسجد اقصیٰ میں آپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ پر نازل شدہ وحی الہٰی ذریت طیبہ پر کچھ بیان کرتے ہوئے اس نبوت کو اولاً حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب کے وجود باجود میں پورا ہوتا ہوا ثابت کیا۔" حضرت فاضل امروہی کی بصیرت اور فراست کا اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ جو بات چار سال بعد جاکر پوری ہوتی ہے۔ اسے چار سال پہلے دیکھ لیتا ہے۔ غور کرو اور ٹھوکر نہ کھاؤ۔ اس خطبہ کا وہ حصہ جو ذریت طیبہ کے متعلق ہے۔ وہ بھی ہم درج کردیتے ہیں ✤

آج (۲۰ مارچ ۱۹۱۴ء) کی ڈاک کا خلاصہ

(بیعت کے خطوط سے)

حضرت امیر المومنین کے حضور بیعت کے خطوط کثرت سے آ رہے ہیں۔ جن میں مولوی محمد علی صاحب کے ٹریکٹ سے بیزاری اور نفرت کا اظہار ہوتا ہے اور یہ قومی آواز بتا رہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے جس جماعت کو اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اُسے ضائع ہونے سے ضرور محفوظ رکھے گا۔ اگلی اشاعت میں کسیقدر تفصیل سے فہرستیں دی جاویں گی۔ سردست آج کی ڈاک کا مختصر خلاصہ دیتا ہوں۔ ایڈیٹر

۱۔ ہمارے برادران کے اشتہار بابت خلافت وغیرہ کے آئے۔ اور پیغام صلح نے بھی اس غلط غرض کو خوب ہی ادا کیا۔ مگر ہوتا وہی ہے۔ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے جناب کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ (شیر زمان احمدی نائب تحصیلدار سوابی۔ ضلع پشاور)

۲۔ اس عاجز کو اپنے خادموں میں شمار فرما کر بیعت منظور فرماویں۔ (مستری احمد دین بھیرہ)

۳۔ جناب کی خلافت قوم کے لئے موجب برکات و ترقی درجات کرے۔ (مولوی حافظ غلام رسول وزیر آبادی)

۴۔ میں آپ کے ہاتھ پر اپنی بیعت کو از سر نو تازہ کرتا ہوں۔ دیری کی وجہ ابتلا تھی۔ (محمد زمان ماسٹر میانوالی)

۵۔ خدا تعالےٰ نے جناب کو قوم کا امام اور اس کشتی کا ناخدا مقرر فرمایا۔ ہماری آنکھیں حضرت خلیفۃ المسیح کے بعد کسی امام اور مقتدر کی متلاشی تھیں۔ تو وہ جناب پر ہی جا سکتی تھیں۔ میں اور میرا تمام کنبہ جناب کو اپنا امام اور مرشد تسلیم کرتا ہے۔ (حبیب الرحمٰن و حبیب الرحمٰن از ہگواڑہ)

۶۔ حضور کی بیعت صدق دل سے قبول کرتا ہوں۔ (وزیر خان کپورتھلہ)

۷۔ مولوی محمد علی صاحب کا ٹریکٹ ملا۔ تعصب اور ضد انسان کو کیسے اندھا کر دیتی ہے۔ بیعت منظور فرمائی جاوے (غلام نبی مدرس بیرم پور)

۸۔ کل بذریعہ پیام اور ایک اعلان کے لاہور سے افسوسناک خبر آئی۔ یہ عاجز بمعہ ان احباب اور مستورات کے بیعت کی درخواست کرتا ہے۔ منظور فرمائی جاوے۔ (مولوی کرم داد خان دوالمیال ضلع جہلم معہ ۶ کس)

۹۔ ایک ٹریکٹ کی چند کاپیاں مردان کی جماعت کے مختلف احباب کے ہاتھوں میں پہونچیں۔ جس میں خلافت کی مخالفت کر کے انجمن کو خلیفہ قرار دیا گیا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا۔ کہ خلیفہ کے بغیر کسی صورت میں ایک منٹ بھی زندگی مشکل ہے۔ دل میں نہایت جوشی دعائیں تھیں۔ اس لئے میرے دل کی حرکت بوجہ غم و فکر بڑھ گئی۔ اور دل کے قریب درد شروع ہو کر دور روز ۱۶ و ۱۷ تاریخ کو تھوک کے ساتھ خون آنا شروع ہو گیا۔ میاں محمد یوسف صاحب سے یہ سن کر اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل خاص سے نعم البدل مقرر فرمایا ہے۔ حسب الوعدہ آیۃ استخلاف مسند خلافت کا جائز وارث آپکو قرار دیا۔ میری اور میری بیوی کی طرف سے بیعت منظور ہو۔ جماعت مردان پہلے درخواست بھیج چکی ہے۔ (فضل الدین از مردان)

۱۰۔ صدق دل سے جناب کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔ (فضل احمد خان سب انسپکٹر پولیس ڈیرہ غازی خان)

۱۱۔ بندہ ابھی تک اسبات سے بیخبر ہے کہ خلافت کا کیا فیصلہ ہوا گو میرا ایمان ہے کہ وفن سے پہلے ہی بفضلہ تعالیٰ بکمال خیر و خوبی خلیفہ بالاتفاق مقرر ہو گیا ہوگا۔ مگر یہی آرزو ہے کہ میں اس خلیفہ کی بیعت کرنے میں بھی جلدی کروں۔ اور پیچھے نہ رہ جاؤں۔ تو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت کے الفاظ پر مکرر غور و خوض کر کے آپکو ہی ان کی جانشینی کے قابل پایا ہے اسواسطے اگر حضور نے منصب خلافت کو منظور فرما لیا ہے۔ تو میری اور متعلقین کی بیعت منظور فرمائی جاوے۔ (محمد عبد اللہ منشی ضلعداری بیر والہ)

۱۲۔ بیعت منظور فرمائی جاوے۔ (غلام حیدر پٹواری تلونڈی راہ والی بمعہ ۶ کس و دیگر و سکرٹری انجمن احمدیہ کھجور والی)

۱۳۔ اس غم جانفرسا میں اگر کچھ تسکین ہے تو یہ ہے کہ آپکے دست مقدس و مبارک پر بیعت کرتا ہوں۔ اگر ساری جماعت آپکو چھوڑ دیتی۔ تو بھی الحمد للہ یہ عاجز بیعت کرتا۔ مولوی محمد علی صاحب کو میری رائے میں کچھ شکوک ہیں۔ وہ خود بھی غور کریں گے۔ تو اپنی رائے کی غلطی کو محسوس کریں گے۔ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں صدر انجمن تھی۔ پھر جانشینی کیا معنے۔ وہی جانشینی خلیفۃ المسیح کے عہد میں رہی وہی عہد ثانی میں رہیگی۔ (ذو الفقار علی خان۔ سپرنٹنڈنٹ آبکاری رامپور)

۱۴۔ جماعت لکھنو بیعت کی درخواست کرتی ہے (ڈاکٹر احمد الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ لکھنو)

۱۵۔ جماعت چندوسی بذریعہ منشی طفیل احمد سپرنٹنڈنٹ چونگی چندوسی سکرٹری انجمن احمدیہ)

۱۶۔ حضور کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جائز خلیفہ مانتا ہوں پیغام صلح میں پڑھ کر بہت حیرت ہوئی۔ کہ یہ لوگ اپنے آپکو احمدی کہتے ہیں۔ اور خیالات اس قسم کے ہیں۔ اور طرفہ ماجرا یہ کہ احمدیوں کو غور سے پڑھنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ (محمد سعید الحسن مختار مونگیری از بیتی)

صرف نام لکھدیئے جاتے ہیں۔ خطوط کا خلاصہ نہیں آسکتا۔

۱۷۔ (محمد اسمٰعیل ملازم دفتر ٹریفک منیجر لاہور ۱۸) لوشکر اللہ خان پسر چوہدری نصر اللہ خان پلیڈر سیالکوٹ معہ سہ کس سیالکوٹ ۱۹ جیون معہ اہلیہ خود از امرتسر قلعہ بھنگیاں۔ (۱۹ و ۲۰) ماسٹر فضل الٰہی و نور شاہ صاحب دوالمیال (۲۱) محمد نور الدین آف گولیکی۔ ۲۲۔ محمد عبد اللہ بورنگ رائے پور ضلع جالندھر۔ ۲۳۔ وزیرا ساکن اوڈ ضلع جالندھر۔ ۲۴ سراج الدین موچی دروازہ لاہور (۲۵ و ۳۰) محمد یٰسین از پنڈی چری معہ ۵ کس۔ ۳۱۔ محمد خان احمدی از بیلی۔ (رویا دیکھ کر داخل بیعت ہوا۔)

۳۲۔ محمد شریف احاریہ بلڈنگ نمبر ۲ ٹھنڈی سڑک لاہور۔ ۳۳۔ ۴۰ محمد دین مستری خوشاب۔ ۴۱۔ رضیہ بیگم از جہلم ۴۴۔ شیر محمد معہ اہل و اطفال و محمد عثمان خان و احمد بخش وغیرہ خان از چیورہ ضلع ہوشیارپور۔ ۴۷۔ الٰہی بخش کلرک تعلیم میگزین فیروزپور۔

۴۸۔ خدا ہی نے آپکو خلیفہ بنایا ہے۔ اس لئے کسی افسر یا کسی دینی وجاہت شخص کی تصدیق اور بیعت کی ضرورت نہیں۔ اس پر میرا ایمان ہے۔ (محمد مرتضےٰ خان از پٹیالہ سیکرٹری انجمن احمدیہ)

۴۹۔ رشید احمد گوبکے۔ (۵۰-۷۰) سید حسین شاہ پٹواری از دلعیوالہ ضلع سیالکوٹ۔ ۷۱۔ مہدی حسن از دہلی کشمیری دروازہ (۷۲-۷۵) مولوی عبید اللہ صاحب۔ عبد المجید خان۔ قاسم علی خان صاحب از رامپور۔ (۷۶) نذیر احمد از سرسہ

ایک ضروری اعلان۔ جن احباب نے خلافت ثانیہ کے متعلق کوئی الہام یا کشف یا رویا دیکھا ہو۔ تو وہ میرے نام ارسال کر دیں تاکہ اسکی اشاعت سے تازگی اور ترقی ایمان حاصل ہو۔ قریباً ایکسو سے تعداد بڑھ چکی ہے۔ خادم قوم عبید اللہ مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کے بعد کے واقعات

اس بات کو ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں بھی ہمارے بعض احباب کو خلافت کے متعلق ابتلا پیش آیا اور نہ ایک بار بلکہ کئی بار لیکن چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ ارشاد معرفت اور یقین سے بھرا ہوا تھا۔ کہ خلیفہ بنانا خدا ہی کا کام ہے اس لئے ہمارے وہ احباب خلافت کے رسن سے الگ نہیں ہو سکتے تھے۔ اس باطل نے حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی کے آخری چند مہینے پیشتر پھر لاہور سے سر نکالا۔ اور جماعت کے خیالات کو پراگندہ کرنا چاہا۔ یہ ایک ایسا دکھ تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے بستر مرگ پر بھی اوسے نہیں بھولے۔ جو الفاظ حضرت نے فرمائے وہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور بعض دیگر لاہوری احباب مثل میاں معراج الدین صاحب وغیرہ کو خوب یاد ہیں۔ ہم دہرانا نہیں چاہتے۔

مگر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس لاہوری تحریک نے نہ معلوم کیونکر ہمارے مکرم بھائی مولوی محمد علی صاحب کو بھی انہیں خیالات میں آلودہ کر دیا۔ مولوی محمد علی صاحب نے "ایک نہایت ضروری اعلان" کے نام سے اکیس ۲۱ صفحے کا ایک رسالہ لکھا۔ اور اس کو چھپوا کر اسی غرض سے رکھ چھوڑا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات کا واقعہ ہوا تو اس کو فوراً پھیلا دیا جاوے جیسا کہ اونھوں نے اپنے عمل سے ظاہر کیا۔ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو وفات ہوئی۔ اور اسی روز شام کو یہ ٹریکٹ تقسیم کر دیا گیا۔ اور بذریعہ ڈاک اس کی روانگی کا انتظام شروع ہوا پیکٹ تیار رکھے ہوئے تھے۔ چنانچہ رسالہ بند پیکٹوں کی صورت میں عموماً تقسیم ہوا۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ اگر مولوی محمد علی صاحب یا اون کے ہمخیال بعض احباب لاہور کی رائیں وہ خیالات قابل لحاظ تھے یا ان میں صداقت اور حق تھا۔ تو کیوں اُسے حضرۃ خلیفۃ المسیح حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اور ان کی تصدیق سے شائع نہیں کیا گیا؟ جس تقوے کا وعظ کیا جاتا ہے۔ اس موقعہ پر ضرور مد نظر رہنی چاہیئے تھی۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح اس کی تصدیق کر دیتے۔ تو جماعت فتنہ سے محفوظ ہو جاتی۔ اور انہیں اپنی زندگی میں بقائمی حواس اپنے جانشین کے لئے وصیت کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔ وصیت لکھ دینے کے بعد اُنھوں نے پوچھا کہ کوئی اور امر تو باقی نہیں رہا۔ جس پر مولوی صاحب نے کہا کہ نہیں۔ اگر ان کے مذہب و اعتقاد میں انجمن ہی خلیفہ تھی۔ اور گذشتہ ۶ سال کا تعامل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت ایک فرضی اور وہمی بات تھی تو انھیں مومنانہ غیرت اور جرأت سے کہنا چاہیئے تھا۔ کہ یہ وصیت آپ کی دُرست نہیں لیکن اسی رسالہ کے صفحہ ۱۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت کی وصیت کے بعد لکھا ہے یہ اور بھی تقوے کے خلاف ہے کہ حضرت کی وصیت کو آپ ہی پڑھا اور تین بار سنایا۔ اور اسے الوصیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پاکر بھی اون کی زندگی میں ۹ دن کے اندر اون سے ذکر نہیں کیا جاتا۔ غریب انصار اللہ کی جماعت (جن میں حضرت خلیفۃ المسیح بھی شامل تھے) کو تو خلافت محمود کے لئے سازش کرنے والے کہا جاتا ہے مگر خدا کے لئے غور کرو کہ

"اس سے بڑھ کر خوفناک سازش"

کیا ہو سکتی ہے؟ کہ حضرت صاحب کی وصیت کے بعد یہ یقین کر کے کہ خلافت کا مستحق عام طور پر محمود سمجھا جاوے گا۔ اس کو توڑنے کی کوشش کی جاوے۔ اور حضرت امام کے سامنے اس کو پیش نہ کیا جاوے۔ اگر یہ کہا جاوے کہ ان کی طبیعت ناساز تھی۔ تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید کے نوٹ سُنانے کے لئے تو انکی طبیعت کی ناسازی کی پروا نہ کی جاوے اور ایک امر خطیر جو جماعت میں فتنہ کا موجب ہو۔ اور جس کا مصالحہ مولوی صاحب اس ٹریکٹ کی صورت میں طیار کر رہے تھے دریافت نہ کیا جاوے؟ ہم ذی فہم پبلک کے سامنے اس سوال کو رکھتے ہیں۔ کہ یہ فعل کہاں تک صداقت اور ایمان کے معیار پر پورا اُترتا ہے۔ اور تقوے کی کن باریک راہوں پر عمل کا نتیجہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے الوصیت کے جو معنے سمجھے۔ اور جو اس وقت مولوی صاحب اور آپ کے خاص احباب نے سمجھے۔ وہ یہی تھے۔ کہ ایک امام منتخب ہو اور وہ بیعت لے اور ہم نے اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور ۶ سال تک کسی کو یاد نہ آیا کہ ہم نے کیوں بیعت کی یہ الوصیت کے خلاف تھا۔ اور خود تو نے بھی بیعت کی۔ اس وقت تمام تاریخیں بھول چکی تھیں اور سلسلہ کی تمام بھلائیاں اور امانتیں یاد سے جاتی رہی تھیں اور باوجودیکہ خلافت کے ساتھ کئی مرتبہ اظہار وفاداری کی ضرورت پیش آئی۔ مگر یہ نکتہ معرفت کبھی یاد نہ آیا۔ اور آیا تو اس وقت جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی علالت موت کی شکل میں نظر آئی۔ اور انہوں نے ایک جانشین کی وصیت کر دی۔ اس رسالہ کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ کسی خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ ہو تو کسی احمدی کو بیعت کی ضرورت نہیں اور وہ خلیفہ ایسا ہو۔ جو انجمن کے ماتحت ہو۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

باوجودیکہ یہ رسالہ پہلے سے چھپوا کر رکھا گیا تھا۔ اور ریویو آف ریلیجنز اُردو کے خریداروں کی چٹیں اس کی روانگی کے لئے حاصل کی گئی تھیں جو کسی خاص کی ملکیت نہ تھیں بلکہ وہ کل احمدی قوم کی امانت تھی۔ اور اسکو عین وفات کی خبر سننے پر شائع کیا گیا۔ اور پھر بھی لاہوری پیغام کہتا ہے۔ کہ انصار اللہ نے سازش کر رکھی تھی۔ اور اس کا ثبوت کیا عمدہ دیا ہے کہ حافظ روشن علی صاحب نے حضرت کی علالت کی خبر احباب کو دی۔ اس خوش فہمی اور حسن ظن کی داد نہ دینا غلطی ہوگی۔ انصار اللہ کی طرف سے ہر دوسرے روز حضرت کی علالت کی خبر اور صحت کی حالت کی اطلاع دیجاتی تھی جو کام تھا صدر انجمن کا۔ اور جس نے اس پہلو سے فروگذاشت کی۔ اگر حضرت کی علالت اور صحت کے حالات سے اطلاع دینا سازش ہو سکتا ہے۔ تو کیا بتایا جا سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے جو اپنی صحت کا اعلان کرایا تھا۔ اور احباب کو آنے سے روکا تھا۔ اسکی وجہ کیا تھی؟ کس تحریر نے احباب کو قادیان بُلایا تھا۔ پھر ہم پوچھیں گے کہ اسے کیا کہا جاوے؟

حافظ صاحب کا یہ لکھنا کہ جس سے بجائے دنوں اب عمر کا اندازہ گھنٹوں میں کیا جاتا ہے۔ آئندہ کا یہی خوف ہے۔ تو پیغام کے سلیم الفطرت وقائع نگار کے نزدیک سازش کا ثبوت ہو سکتا ہے مگر جب مولوی محمد علی صاحب ایک رسالہ لکھے۔ اور حضرۃ کی زندگی میں ان کی وصیت کے بعد لکھے۔ اور لکھ کر اُسے لاہور رکھا جاوے۔ اور عین وفات کے دن اُسے شائع کیا جاوے تو وہ

سازش نہیں بلکہ تقویٰ ہے

خدا سے ڈرو اور تفرقہ کی بنیاد نہ رکھو۔

تقوے اور خدا ترسی کے لئے یہی نظیر کچھ کم نہ تھی۔ مگر جو روئداد پیغام کے نمبر ۱۰۲ میں شائع ہوئی ہے۔ وہ مزید براں ہے۔ ہم اس سے زیادہ احمدی قوم کے جذبات کو اپیل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ اور اس رویداد میں بعض امور ایسے بیان کئے گئے ہیں جو شہادت میں پیش ہو سکتے ہیں مثلاً کہا گیا ہے۔ کہ ایک کاغذ پر دستخط کرائے جاتے تھے۔ اُس کے اُوپر لکھا ہوا تھا۔ کہ

"خلیفہ مقرر ہو۔ خلیفہ چاہیئے۔ انجمن کو توڑ دے یار کھے جس میں

کو چاہیے۔ نکالے وغیرہ وغیرہ"

وقائع نگار نے جو ایک معزز بزرگ ہے۔ یقیناً اس کاغذ کو دیکھا ہوگا۔ اور وہ اس کے قبضہ میں ہوگا۔ ورنہ ایک متقی اور خدا ترس دل جرأت نہیں کرسکتا۔ کہ محض سماعی بات پر اتنا بڑا آرٹیکل لکھدے۔ اس لئے ہمارا یہ مطالبہ بے محل نہیں کہ کیا

وہ کاغذ پیش کیا جاسکتا ہے؟

جو مندرجہ بالا عبارت کے ساتھ ۰۰ دستخطوں کے پکڑا گیا ہو۔ اور اگر نہیں تو اس روئیداد میں جو دوسری غلط بیانیاں ہیں۔ انکی نسبت کیا کہا جاوے۔ جس کاغذ پر دستخط کئے جاتے تھے۔ اور جن کے لینے کی ضرورت مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا ٹریکٹ سے ہوئی جو چھپوا کر پوشیدہ رکھا گیا تھا۔ اور رات کو تین بجے قادیان پہونچا۔ جو پیغام حق میں فاضل امروہی نے جو اپنے ایثار۔ اخلاص۔ علم و فضل میں ممتاز ہے لکھ دیا ہے ۔

پھر اسی روئیداد میں جناب مولوی محمد علی صاحب کا ایک واقعہ لکھا ہے کہ وہ کچھ کہنے کے لئے کھڑے ہوئے تو حافظ روشن علی صاحب اور شیخ یعقوب علی اور دوسرے لوگوں نے شور ڈال دیا کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ اور کچھ کہنے نہ دیا۔ اور سید عابد علی شاہ صاحب کو جو اپنا کوئی الہام سُنانا چاہتے تھے کھڑا نہ ہونے دیا ۔

اس بیان میں بھی ایک واقعہ کا ذکر ہے۔ جو دو بیدار اشخاص کے متعلق ہے۔ ہمیں ضرورت نہیں کہ کسی خاص شخصیت کا ڈیفنس کریں۔ بلکہ ہم کو نفس واقعہ کے صدق و کذب کو دیکھنا چاہیے۔ سید عابد علیشاہ صاحب خدا کے فضل سے زندہ اور صحیح سلامت موجود ہیں۔ اُن سے دریافت ہوسکتا ہے کہ انہیں کس نے کھڑا نہیں ہونے دیا؟ کیا اُنکو مولوی سید سرور شاہ صاحب ہی نے کھڑا نہیں کیا؟ اور کیا خود مولوی محمد علی صاحب ہی نے ان کو نہیں کہا کہ پہلے مجھے کچھ کہنے دو۔ اگر یہ واقعہ ہی جیسا کہ پیغام بیان کرتا ہے۔ درست نہ ہو تو باقی کی صداقت عیاں ہے۔ خود مولوی محمد علی صاحب نے بھی اس واقعہ کو بیان کیا ہے اور وہ کسی کا نام نہیں لیتے۔ اور کہتے ہیں کہ:-

"آخر جب مسجد نور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت پڑھی جانے کے بعد میں نے جماعت کو اپنے خیالات سے اطلاع دینی چاہی تو مجھ کو جواب دیا گیا کہ ہم نہیں سُنیں گے۔"

لیکن پیغام کے وقائع نگار حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ نواب صاحب نے کھڑے ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح کی وصیت پڑھی اور کہا کہ آپ کا کوئی جانشین پسند کرنا چاہیئے یہ آپ لوگوں کے اختیار میں ہے۔ کہ جس کو چاہیں منتخب کریں۔ اسپر جیسا کہ پہلے سے انتظام کیا ہوا تھا مختلف اطراف سے آوازیں آئیں۔ کہ "میاں صاحب" اس کے بعد مولوی محمد احسن صاحب نے بھی میاں صاحب کو تجویز کیا"

ایک واقعہ کی یہ ایک شہادت ہے۔ اس میں نواب صاحب کے بیان ہی میں لوگوں کا "میاں صاحب" کے انتخاب کی آواز دینا اور پھر نواب صاحب کے بعد مولوی سید محمد احسن صاحب کا بیان ثابت ہے۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب خود اپنے بیان وصیت کے پڑھا جانے کے بعد اپنے کھڑے ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہیں۔ اور افسوس ہے کہ ہمارے پاس اس اختلاف اور متضاد بیانات کی کوئی صورت اتحاد میں برادران پیغام چشم دید واقعات کے متعلق اظہار کی کیفیت ہے۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ کہاں پانی مرتا ہے ۔

پھر اسی روائداد میں ایک اور واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ

"میاں صاحب نے خود ہی کہا کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کے بعد کسی کو تقریر کرنے نہ دو"

یہ واقعہ حضرت میاں صاحب کی ذات سے منسوب کیا گیا ہے اور میاں صاحب کا ایک قول بیان کیا گیا ہے۔ شاہ صاحب جو اس روئیداد کے محرر ہیں اور چشم دید گواہ ہیں) یقیناً حضرت میاں صاحب سے بہت دُور کھڑے تھے۔ اور جب اتنے فاصلہ پر انہوں نے میاں صاحب کی یہ آواز سُن لی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ قریب کے لوگ نہ سُن لیں۔ پس احمدی پبلک کو توجہ دلاتے ہیں کہ اگر مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ میاں معراج الدین صاحب اور مولوی سید سرور شاہ صاحب اور سید عابد علی شاہ صاحب سے جو بہت قریب تھے۔ ڈاکٹر صاحب خدا کی قسم کے نیچے یہ بیان لکھوا دیں کہ انہوں نے

میاں صاحب کو ایسی تقریر کرتے ہوئے سُنا

تو مندرجہ بالا واقعات کو بھی اس کے ساتھ صحیح سمجھ لیا جاوے گا ورنہ ہم اس کے سوا اور کیا کہیں کہ وقائع نگاری کی شان سے یہ بات گری ہوئی ہے۔ اور تقدس اور تقوے کے واعظ اور مناد کو سنبھل کر قدم رکھنا چاہیئے ۔

برادران! ہمیں غلط واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں یہ امر واقعہ ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب نے بیعت نہیں کی۔ اور اس کی وجہ یہ نہیں کہ کسی خلیفہ کا انتخاب نہیں ہوا۔ جیسا کہ ڈاکٹر صاحب نے لکھا ہے بلکہ در اصل ان بزرگوں کا مذہب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلیفہ کی ضرورت نہیں۔ اور اگر ہو بھی تو اس کی بیعت کی احمدیوں کو قطعاً ضرورت نہیں اور یہ ایک کھلی کھلی غلطی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی زندگی میں اپنے اس عقیدہ کو انھوں نے چھپایا۔ اور ان کی موت پر وہ پمفلٹ شائع کر دیا ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت اس امر پر مُہر کر چکی ہے کہ

سلسلہ کی زندگی خلافت اور صرف خلافت سے وابستہ ہے

ہم ہرگز پسند نہیں کرتے تھے کہ اخبارات میں اس قسم کی بحثوں کو چھیڑیں مگر ہمیں مجبوراً قلم اٹھانا پڑا ہے۔ پھر بھی ہماری کوشش یہی ہوگی۔ کہ جب تک قوم کو کوئی خطرناک مغالطہ نہ دیا جاوے۔ ہم صبر کرینگے۔ اور خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت کا صبر سے انتظار کرینگے ۔

مدینۃ المسیح

ایوان خلافت حضرت خلیفۃ المہدی سید المؤمنین صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ رب العالمین بخیر و عافیت ہیں ۔ ۱۷۔ مارچ سے عصر کے وقت درس قرآن مجید دیتے ہیں جو انشاء اللہ ناظرین تک پہونچایا جائیگا۔ حضور نے اپنی دعا

رب انی مغلوب فانتصر کے جواب میں شکر اللہ مل گیا ہم کو وہ لعل بے بدل الہام سُنایا اور آپکے دل میں پُورا اطمینان ہے کہ ہم کامیاب ہونگے ۔

اسوقت خطوط کے ذریعے گیارہ سو کے قریب بیعت کی درخواستیں آچکی ہیں ہر ایک خط کسی جماعت یا قبیلہ یا کنبہ کے سردار کیطرف سے ہوتا ہے ۔

اکثر احباب مولوی سرور شاہ صاحب اور حافظ روشن علی صاحب و مولوی شیر علی صاحب شیخ غلام احمد صاحب وغیرہم وعظ کے لیئے تشریف لیجا چکے ہیں ۔

مدرسہ ۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نے لاہور ٹورنمنٹ سرکل میں فٹ بال ڈی اے وی پر ۳ گولوں سے فتح پائی۔ پہلے روز صبح و شام ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ کھیلنے سے فیصلہ نہ ہوا۔ اور دوسرے دن ہاف ٹائم کے بعد جیت حاصل کی۔ مبارک ۔ اور ہائی خالصہ امرتسر ۱ سے ۳ گول پر ہار گئے ۔

نہایت ضروری اعلان کا جواب انہی لوگوں کی قلم سے

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و تائید سے صاحبزادہ صاحب خلیفہ ثانی مقرر ہو چکے ہیں چند آدمی جن میں بعض انجمن کے ممبر بھی ہیں۔ قوم کو غلط راہ پر ڈالنے کی بے سود کوشش کر رہے ہیں۔ اور خیالی باتیں بنا کر کے خلافت کے خلاف منصوبے کرتے ہیں وہ آج کہتے ہیں۔ کہ الوصیت کے ماتحت خلیفہ کی ضرورت نہیں ہو۔ تو اس کی بیعت کی حاجت نہیں۔ متعدد خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ صدر انجمن کا وہ مطاع نہ ہو۔ وغیرہ ہم ان کے جواب میں انہیں ان کے مسلمات یاد دلاتے ہیں۔ شاید عبرت اور نصیحت حاصل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خلافت کے موقعہ پر ایک درخواست قوم کی طرف سے پیش کی گئی تھی جو بدر مورخہ ۲ جون ۱۹۰۸ء میں چھپی ہے اس کے بعض فقرات یہ ہیں۔

"مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیۃ ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں۔ کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب ..... کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"

اس درخواست پر دستخط کرنے والوں میں سے مندرجہ ذیل احباب کے نام توجہ سے پڑھنے کے قابل ہیں۔ جو آج اس ایمان اور تعیین فرمان مندرجہ الوصیت کے خلاف "نہایت ضروری اعلان" پر بھی دستخط کرتے ہیں۔ کیا وہ خود سوچیں گے؟ جماعت ضرور اس پر غور کرے۔ ۱۔ شیخ رحمت اللہ مالک انگلش ویر ہوس۔ ۲۔ سید محمد حسین اسسٹنٹ سرجن لاہور۔ ۳۔ مولوی محمد علی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ ۴۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ۔ ۵۔ اکبر شاہ خان نجیب آبادی۔ ۶۔ مولوی غلام حسن سب رجسٹرار پشاور۔ (مولوی صاحب کے اس اعلان پر دستخط نہیں)۔ ۷۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن ۸۔ خلیفہ رجب دین لاہور۔ اب سعادتمند بزرگ خود غور کرلیں۔ کہ مندرجہ فرمان الوصیت کے ماتحت اس وقت یہ درخواست دی گئی تھی۔ تو اب خلیفہ کا تقرر وصیت کے خلاف کیونکر ہو گیا؟

کچھ اور بھی

اس ضمن میں ہم ناظرین کو اس اعلان کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری خواجہ کمال الدین صاحب نے اس وقت جاری کیا تھا اس میں لکھا تھا کہ

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپکے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق ... جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی"

مقررین میں سے شیخ رحمت اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب بھی اسوقت بیعت کی اور اس اعلان کے شائع کرنے میں متفق تھے۔ یہ وہ متقین ہیں جو آج الوصیت کے ماتحت انجمن کو جانشین قرار دیتے ہیں۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ خود ان کے منہ سے اسوقت جانشین اور خلیفہ کے دو لفظ نکلوا کر اعلان کرایا اور پھر اس اعلان میں لکھا۔ کہ "یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبروں کو لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامۃ خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں"۔

اب مولوی محمد علی صاحب اپنے رسالہ کو اور اس اعلان کو جو اب چھپ کر شائع ہوا ہے۔ اور خواجہ صاحب کے اس اعلان کو جو حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کے وقت جماعت کے نام لکھا تھا۔ سامنے رکھ لیں اور استغفار پڑھ کر سوچیں کہ کیا وہ جماعت کو اس وقت حق بتاتے تھے۔ یا اب؟ جماعت اور سلسلہ کے ممبر خود بھی غور کریں۔ بات بہت صاف ہے۔ جس الوصیت کی بنا پر اسوقت سب کو بیعت کی تاکید کیجاتی تھی۔ آج اسے غیر ضروری قرار دیا جاتا ہے؟ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

میر حامد شاہ صاحب کی رائے بھی سن لو

اللہ تعالیٰ نے ان تمام لوگوں کو جو علمائے سلسلہ میں ہیں اور اسوقت ٹھوکر کھا کر اوروں کو بھی گرانا چاہتے ہیں اپنی ہی بیانات قائل کر رکھا ہے مولوی محمد علی صاحب کے نہایت ضروری اعلان کا مغز میں بتا چکا۔ اب میر حامد شاہ صاحب کی رائے سن لو۔

ممبران صدر انجمن کی خدمت میں اظہار الحق کے فتنہ کے وقت کچھ سوالات بھیجے گئے تھے۔ جنمیں سے ایک سوال یہ تھا۔ "کیا آپ لوگ اسبات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد حضرت کے قائمقام یکے بعد دیگرے خلفاء ہونگے جو تمام امور میں انجمن کے اور تمام کے مطاع ہونگے جسطرح خلفاء راشدین مطاع تھے؟" اسکا جواب سید حامد شاہ صاحب ان الفاظ میں دیتے ہیں۔ "میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت کے قائمقام یکے بعد دیگرے خلفاء ہونگے۔ جو تمام امور میں انجمن کے اور تمام جماعت کے مطاع ہونگے جسطرح خلفاء راشدین مطاع تھے۔ یہ میرا ایمان ہے"۔ اگر میر صاحب آپکا یہ ایمان ہے تو آپ عملی رنگ میں قوت اور جرأت سے اس کا اظہار کریں۔ ناظرین کو ضروری اعلان کی حقیقت اب خوب معلوم ہو چکی ہوگی۔ کہ ان لوگوں کا پہلے کیا مذہب تھا۔ اور اب کیا ہے؟ اور اس تبدیلی کی وجہ معلوم نہیں۔ پھر مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالے میں لکھا تھا۔ کہ متعدد آدمی بھی بیعت لے سکتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر خلیفہ ہو سکتے ہیں۔ مگر میر حامد شاہ صاحب نے اس سوال کے جواب میں بھی کیا خوب فرمایا تھا۔ کہ "میرے نزدیک شریعت اسلام اور وصیت کے بموجب حضرت مسیح موعود کا حقیقی جانشین ساری جماعت کی اطاعت سے ایک ہی ہو سکتا ہے۔ اور جماعت اسی ایک کی مطیع ہو گی جسکی بیعت کر یگی یا جسکی بیعت میں داخل ہوگی۔ ایک وقت میں کئی خلفاء کا ہونا نظام صحیح کے برخلاف ہے۔ جو کچھ میں نے عرض کیا ہے۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے اجتہاد کے برخلاف ہے تو میں اسی کا پابند ہونا اپنا ایمان سمجھتا ہوں جو آپکا اجتہاد ہوگا۔ کیونکہ ان سے بہتر رسالہ الوصیت کی تشریح کرنیکا کسی کو حق نہیں ہے"۔

اب میر حامد شاہ صاحب کے جوابات کے ان اقتباسات کو دیکر ہم جماعت احمدیہ کی سعادتمند فطرت سے خدا کے لئے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ بتائیں کہ آج جو تعلیم مولوی محمد علی صاحب اپنے بعض لاہوری دوستوں کے ساتھ ملکر دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ ہدایت ہے یا ضلالت؟ خدا کے لئے سوچو اور حد سے نہ بڑھو۔ جس پاک وجود کو اللہ تعالیٰ کے فضل نے تمہارے لئے منتخب کیا ہے اس کے مقابلہ سے باز آجاؤ۔ اس میں برکت ہے۔

ایک بات اور بس

اس ضروری اعلان میں جناب شائع کیا گیا ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب کا اعتقاد ہے کہ کوئی احمدی جو خلیفہ کی بیعت نہ کرے فاسق ہے۔ یہ بھی ہمارے اعتقاد کے خلاف ہے؟ خلیفہ کی بیعت ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اسکا ثبوت ہم صدر انجمن کے ٹرسٹیوں کے مشورہ اور اجماع سے دئے ہوئے اعلان خواجہ صاحب کے ذریعہ دے چکے ہیں باقی بیعت نہ کرنے والے کے متعلق کیا حکم ہے۔ تعجب ہے یہ لوگ صاحبزادہ صاحب کا اعتقاد پیش کرتے ہیں۔ کیوں اس بزرگ مطاع کا فتویٰ نہیں لوگوں کو سناتے جسکی شان میں تم سب متفق ہو۔ اخبار بدر مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۱۰ء میں اسکے الفاظ نقل کر دیتا ہوں۔ "دیکھو تمہیں ایک ہو گی۔ یا تو تم سچے ہو اور نعوذ باللہ نور الدین غلط کہتا ہے۔ اور یا پھر وہی سچا ہے۔ اور صاحبزادہ صاحب نہیں بلکہ خلیفۃ المسیح یہ فرماتے ہیں۔ اور وہ یقیناً سچے ہیں۔ سنو! پھر جو شخص اس اعزاز کی خلاف ورزی کرے وہ اللہ کا مقابلہ کرے۔ ماموروں کے خلفاء سب ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق راستباز ہے تو اسکا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے سورۃ نور میں صاف آیۃ خلافت کے بعد اللہ تعالیٰ منکران خلافت کو فاسق فرماتا ہے۔ پس آپ جو چاہے حضرت خلیفۃ المسیح مغفور و مرحوم کو اسی فیصلہ پر کہیں اور وہ قرآن کریم کا فیصلہ پیش کرتا ہے۔ سعادتمند ہو تو اسکو قبول کرو۔ اس سے منہ نہ پھیرو۔